بسم اللہ الرحمن الرحیم

حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی اولاد کتنی تھی اور سید کون ہیں؟

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین اس مسئلے کے بارے میں کہ

(۱) کیا حضرت علی رضی اللہ عنہ کی ساری اولاد کو سید کہیں گے، یا پھر جو اولادیں خاتون جنت حضرت بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا سے ہوئیں، وہ سید کہلائیں گی؟

(۲) خاتونِ جنت حضرت بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی کتنی اولادیں ہوئی تھیں؟

جواب

(1) نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تمام اولاد پاک یعنی بیٹے بیٹیاں سادات ہیں اور ان کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ کی حضرت بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا کے بطنِ مبارک سے پیدا ہونے والی تمام اولاد سید ہے، پھر آگے مولا علی رضی اللہ عنہ کے دو صاحبزادے، حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہما کی اولاد "سید" کہلاتی ہے۔

(2) حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ کی حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالی عنہا سے ٹوٹل پانچ اولادیں ہوئیں:

تین بیٹے ہوئے، جن کے نام یہ ہیں: (۱) حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ، (۲) حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ، (۳) حضرت امام محسن رضی اللہ عنہ (یہ بچپن میں ہی وفات پا چکے تھے)۔

دو بیٹیاں ہوئیں، جن کے نام یہ ہیں: (۱) حضرت زینب کبری رضی اللہ عنہا، (۲) حضرت ام کلثوم کبری رضی اللہ عنہا۔

حاشیۃ الطحطاوی علی مراقی الفلاح میں ہے: "ونقل اللقاني في شرح جوهرته أنه يطلق على مؤمني بني هاشم أشراف، والواحد: شريف كما هو مصطلح السلف، وإنما حدث تخصيص الشريف بولد الحسن والحسين فى مصر خاصة في عهد الفاطميين" ترجمہ: لقّانی نے اپنی شرح جوہرہ میں نقل کیا ہے کہ بنو ہاشم میں سے جو لوگ ایمان والے ہوں، انہیں اشراف (سادات) کہا جاتا ہے، اور ایک فرد کو شریف (سید) کہا جاتا ہے جیسا کہ سلف صالحین کی اصطلاح ہے۔ اور شریف (سید) کا لفظ مصر میں فاطمی خلفاء کی خلافت کے زمانے میں حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہما کی اولاد کے ساتھ خاص ہوگیا۔ (حاشیۃ الطحطاوی علی مراقی الفلاح، صفحہ 12، دارالکتب العلمیہ، بیروت)

سیدی اعلی حضرت امام احمد رضا خان علیہ الرحمۃ ارشاد فرماتے ہیں: "سبطین کریمین (حضرات حسنین کریمین رضی اللہ عنہما) کی اولاد سیّد ہیں۔" (فتاوی رضویہ، جلد 13، صفحہ 361، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

حضرت علی رضی اللہ عنہ کی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے اولاد پاک کی تفصیل سے متعلق "البدایۃ والنہایۃ" میں ہے: "فأول زوجة تزوجها علي، رضي الله عنه، فاطمة بنت رسول الله صلى الله عليه وسلم، بنى بها بعد وقعة بدر، فولدت له الحسن وحسينا، و يقال: ومحسنا. ومات وهو صغير، وولدت له زينب الكبرى، وأم كلثوم" ترجمہ: پہلی زوجہ جن سے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نکاح کیا وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی صاحبزادی حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا تھیں۔ غزوہ بدر کے بعد آپ کی رخصتی ہوئی۔ ان سے حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما پیدا ہوئے، اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ حضرت محسن بھی پیدا ہوئے تھے، مگر وہ بچپن ہی میں وفات پا گئے۔ اور (دو بیٹیاں) حضرت زینب کبریٰ اور حضرت ام کلثوم (کبری) پیدا ہوئیں۔ (البدایۃ و النہایۃ، جلد 7، صفحہ 332، دار المعارف، بیروت)

امام احمد بن عبد اللہ طبری رحمۃ اللہ علیہ "الریاض النضرۃ فی مناقب العشرۃ" میں لکھتے ہیں: "وكان له من الولد أربعة عشر ذكرًا، وثمان عشرة أنثى. ذكر الذكور: "الحسن والحسين" وقد استوعبنا ذكرهما في مناقب ذوي القربى، ولهما عقب، و"محسن" مات صغيرًا، أمهم فاطمة بنت رسول الله -صلى الله عليه وسلم- ... ذكر الإناث: "أم كلثوم الكبرى" و"زينب الكبرى" شقيقتا الحسن والحسين" ملتقطاً۔ ترجمہ: حضرت علی رضی اللہ عنہ کی اولاد میں چودہ بیٹے اور اٹھارہ بیٹیاں تھیں۔ بیٹوں کا ذکر: حسن اور حسین۔ ان دونوں حضرات کا ذکر ہم مناقبِ ذوی القربیٰ میں کر چکے ہیں، اور انہی دونوں کی نسل آگے چلی۔ اور (ایک بیٹے) محسن (بھی) تھے۔ بچپن ہی میں وفات پا گئے۔ ان تینوں کی والدہ فاطمہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تھیں۔ بیٹیوں کا ذکر: ام کلثوم کبریٰ اور زینب کبریٰ تھیں، جو حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہما کی حقیقی بہنیں تھیں۔ (الریاض النضرۃ، جلد 3، صفحہ 240، 239، دار الکتب العلمیہ، بیروت)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مفتی محمد قاسم عطاری

فتویٰ نمبر: FAM-1256

تاریخ اجراء: 22 محرم الحرام 1448ھ/07 جولائی 2026ء